بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر روشن دین تنویر

یوم جمعرات

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۵۹/۲۴ | ۲۵ رمضان ۱۳۹۰ھ - ۲۶ نبوت ۱۳۴۹ ہش - ۲۶ نومبر ۱۹۷۰ء | نمبر ۲۷۲

اخبار احمدیہ

ربوہ ۲۵ نبوت ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ حضور کی طبیعت پہلے سے اچھی ہے لیکن ابھی ضعف ہے ۔ احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور ایدہ اللہ کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے ۔ آمین ۔

حضور ایدہ اللہ کی حرم محترمہ حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے ، الحمد للہ ۔

ربوہ ۲۵ نبوت ۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ شدید سر درد ہے ۔ احبابِ جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعا کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ مدظلہا کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے ۔ آمین ۔

وقفِ جدید کا سالِ رواں ۳۱ / ۱۲ کو ختم ہو رہا ہے قریباً ایک ماہ باقی ہے اس لئے امراء و صدر صاحبان جماعت اور دیگر متعلقہ عہدیداران کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اس امر کا جائزہ لیں کہ آیا ان کے اطفال ۔ ناصرات اور چھوٹے بچوں کے چندہ وقفِ جدید کی ادائیگی ہو چکی ہے یا نہیں ۔ عدم ادائیگی کی صورت میں چندہ ہذا کی وصولی کے لئے فوری طور پر موثر رنگ میں جدوجہد فرما کر ممنون فرماویں اور عند اللہ ماجور ہوں ۔

(ناظم مال وقفِ جدید)

ایک احمدی نوجوان کی نمایاں کامیابی

اللہ تعالیٰ کے فضل سے خاکسار کے لڑکے مرزا ناصر احمد سلمہ اللہ نے پشاور یونیورسٹی سے ایم ۔ ایس سی (آنرز) ایگریکلچر کا امتحان ۳۲۵/۴۵۰ نمبر لے کر اعلیٰ فرسٹ ڈویژن میں پاس کیا ہے اور یونیورسٹی میں اول پوزیشن حاصل کرنے کے علاوہ نیا ریکارڈ قائم کیا ہے ۔ عزیزم موصوف نے گزشتہ سال بی ۔ ایس سی (آنرز) فوڈ ٹیکنالوجی میں بھی یونیورسٹی میں اول پوزیشن حاصل کی تھی ۔

احبابِ جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ عزیز کی یہ کامیابی بابرکت کرے اور اسے آئندہ کامیابیوں اور ترقیات کا پیش خیمہ بنائے ۔

آمین ۔

خاکسار مرزا آفتاب احمد
کوارٹر نمبر ۸ ۔ ۷/۵ سول کوارٹرز
کوہاٹ روڈ پشاور

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

گناہ ایک زہر ہے جو انسان کو انجام کار کفر تک پہنچا دیتا ہے

گناہوں سے بچنے کی توفیق اس وقت ملتی ہے جب انسان پورے طور پر اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے

"یقیناً یاد رکھو کہ گناہوں سے بچنے کی توفیق اس وقت ملتی ہے جب انسان پورے طور پر اللہ تعالیٰ پر ایمان لاوے ۔ یہی بڑا مقصد انسانی زندگی کا ہے کہ گناہ کے پنجہ سے نجات پالے ۔ دیکھو ایک سانپ جو خوشنما معلوم ہوتا ہے بچہ تو اس کو ہاتھ میں پکڑنے کی خواہش کر سکتا ہے اور ہاتھ بھی ڈال سکتا ہے لیکن ایک عقلمند جو جانتا ہے کہ سانپ کاٹ کھائے گا اور ہلاک کر دے گا وہ کبھی جرأت نہیں کرے گا کہ اس کی طرف لپکے بلکہ اگر معلوم ہو جائے کہ کسی مکان میں سانپ ہے تو اس میں بھی داخل نہیں ہو گا ۔ ایسا ہی زہر کو جو ہلاک کرنیوالی چیز سمجھتا ہے تو اسے کھانے پر وہ دلیر نہیں ہو گا ۔ پس اسی طرح پر جب تک گناہ کو خطرناک زہر یقین نہ کر لے اس سے بچ نہیں سکتا ۔ یہ یقین معرفت کے بدوں پیدا نہیں ہو سکتا ۔ پھر وہ کیا بات ہے کہ انسان گناہوں پر اس قدر دلیر ہو جاتا ہے باوجودیکہ وہ خدا تعالیٰ پر ایمان لاتا ہے اور گناہ کو گناہ بھی سمجھتا ہے ۔ اس کی وجہ بجز اسکے اور کوئی نہیں کہ وہ معرفت اور بصیرت نہیں رکھتا جو گناہ سوز فطرت پیدا کرتی ہے ۔ اگر یہ بات پیدا نہیں ہوتی تو پھر اقرار کرنا پڑے گا کہ معاذ اللہ اسلام اپنے اصلی مقصد سے خالی ہے لیکن میں کہتا ہوں کہ ایسا نہیں ۔ یہ مقصد اسلام ہی کامل طور پر پورا کرتا ہے اور اس کا ایک ہی ذریعہ ہے مکالمات اور مخاطباتِ الٰہیہ ۔ کیونکہ اسی سے خدا تعالیٰ کی ہستی پر کامل یقین پیدا ہوتا ہے اور اسی سے معلوم ہوتا ہے کہ فی الحقیقت اللہ تعالیٰ گناہ سے بیزار ہے اور وہ سزا دیتا ہے ۔ گناہ ایک زہر ہے جو اوّل صغیرہ سے شروع ہوتا ہے اور پھر کبیرہ ہو جاتا ہے اور انجام کار کفر تک پہنچا دیتا ہے ۔"

(ملفوظات جلد ہشتم صہ ۲۵۳ ، صہ ۲۵۴)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۶ نبوت ۱۳۴۹ ہش

لَآ اِکْرَاہَ فِی الدِّیْنِ

(۲)

اسی طرح قرآن کریم نے آزادیٔ ضمیر پر اَور کئی جگہ زور دیا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے پر ایمان میں کسی قسم کا ذرا سا بھی بار نہیں چاہتا بلکہ وہ چاہتا ہے کہ اس پر خالص اور بے رو رعایت ایمان ہونا چاہیئے۔ ایسا ایمان جو انسان اپنی خوشی سے اختیار کرے۔ اس لئے حکومت میں دین کو ہر قسم کے جبر و اکراہ سے پاک قرار دیا ہے۔ اور کسی حکومت کا حق نہیں ہے کہ جو عقیدہ کوئی شخص اپنا بیان کرے وہ اس کو قبول نہ کرے اور کہے نہیں تو فلاں دین میں داخل نہیں۔

ظاہر ہے کہ جب کوئی شخص کسی دین پر دل سے ایمان نہیں لاتا اور اس کو جبراً اس میں داخل کیا جاتا ہے یا رکھا جاتا ہے تو گو وہ سزا یا اَور کسی قسم کے ڈر سے وہ اپنا مذہب چھوڑ دے مگر حقیقت میں وہ نہیں چھوڑتا ایسی حالت منافقت ہوتی ہے اور منافقت پر کسی کو مجبور کرنا بھی ایسا ہی گناہ ہے جیسا کہ خود منافقت گناہ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ موجودہ جمہوری حکومتوں میں آزادیٔ ضمیر کی آزادی دی گئی ہے۔ آج سے کچھ عرصہ پہلے یورپ میں جیسا کہ ہم نے پہلے بھی بتایا ہے یہ حال تھا کہ حکومت مذہب میں دخل اندازی کرتی تھی اور دوسرے عقیدہ والے کو مجبور کیا جاتا تھا کہ وہ حکومت کا دین اختیار کرے۔ اس وجہ سے یورپ میں اس زمانے کے دوران بہت سے معصوموں کا خون بہایا گیا اور حقیقت یہ ہے کہ یورپ ایک جہنم زار بنا ہوا تھا۔ اسی طرح اسلامی ممالک میں بھی عقیدہ کی بناء پر بہت ظلم و تشدد ہوتا رہا ہے۔ اور ذرا ذرا سے نظری اختلاف پر کشت و خون معمولی بات رہی ہے۔

افسوس ہے کہ آج غیر اسلامی حکومتیں تو اسلام کے اس اصول پر بڑی حد تک عمل کر رہی ہیں لیکن ہمارے ملک میں مختلف دینی فرقے آپس میں ہر وقت جھگڑتے رہتے ہیں۔ عقیدہ کا اختلاف ایک قدرتی چیز ہے۔ لیکن بعض تشدد پسند قسم کے اہلِ علم حضرات اس کو سیاسی رنگ دے لیتے ہیں اور دوسروں کو جبر سے اپنے عقیدہ میں داخل کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور اختلاف کی بناء پر دوسروں کو مرتد قرار دے کر خود ساختہ اصولوں کی بناء پر انہوں نے قتلِ مرتد کا اصول گھڑ لیا ہوا ہے۔ حالانکہ قرآن کریم لا اکراہ فی الدّین پر زور دیتا ہے اور صاف صاف لفظوں میں خالص ایمان کا مطالبہ کرتا ہے۔ مگر متعصب ذہنوں نے اس اصول کو بالکل فراموش ہی نہیں کیا بلکہ اس کے الٹ اصول گھڑ لیا ہے۔

اصل بات یہ ہے کہ عقیدہ کا سوال بڑا نازک ہوتا ہے اور کوئی شخص دوسرے کے عقیدہ کے متعلق رائے نہیں لگا سکتا اور اسکو ملزم نہیں گردان سکتا۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے کفر کا معاملہ انسانوں پر نہیں چھوڑا اور اس کی سزا جزا خود دیتا ہے۔ بعض لوگوں کو جو غلطی لگتی ہے وہ اس وجہ سے لگتی ہے کہ جب کفار یا غیر مسلمان سے اس کا دین چھوڑانے

ر کے لئے تلوار سے کام لیتا ہے تو اللہ تعالیٰ نے ایسے شخص کے مقابلہ کی اجازت دی ہے۔ اس کو ہم اکراہ فی الدّین نہیں کہہ سکتے۔ اس لئے جو لوگ اس سیدھے اصول کی خلاف ورزی کرتے ہیں وہ لا اکراہ فی الدّین کے معنوں میں اپنی طرف سے ایسی باتیں ڈال دیتے ہیں جو ناجائز ہیں۔

حدیث الرّسُول

عَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِیَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ
قَالَ: وَعَظَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
مَوْعِظَۃً بَلِیْغَۃً وَجِلَتْ مِنْھَا الْقُلُوْبُ وَذَرَفَتْ
مِنْھَا الْعُیُوْنُ فَقُلْنَا: یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ کَاَنَّھَا مَوْعِظَۃُ
مُوَدِّعٍ فَاَوْصِنَا قَالَ اُوْصِیْکُمْ بِتَقْوَی اللّٰہِ وَ
السَّمْعِ وَالطَّاعَۃِ وَاِنْ تَاَمَّرَ عَلَیْکُمْ عَبْدٌ حَبَشِیٌّ
وَاِنَّہٗ مَنْ یَّعِشْ مِنْکُمْ فَسَیَرٰی اخْتِلَافًا کَثِیْرًا
فَعَلَیْکُمْ بِسُنَّتِیْ وَسُنَّۃِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِیْنَ
الْمَھْدِیِّیْنَ عَضُّوْا عَلَیْھَا بِالنَّوَاجِذِ وَاِیَّاکُمْ
وَمُحْدَثَاتِ الْاُمُوْرِ فَاِنَّ کُلَّ بِدْعَۃٍ ضَلَالَۃٌ۔

(ابوداؤد کتاب السنۃ باب فی لزوم السنۃ ص ۶۳۵ - ترمذی ص ۹۲)

ترجمہ۔ حضرت عرباض بن ساریہؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بڑا اثر انگیز وعظ فرمایا جس سے ہمارے دل ڈر گئے۔ آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔ ہم نے عرض کیا۔ اے اللہ کے رسولؐ! یہ تو آخری وعظ لگتا ہے۔ آپ ہمیں کچھ وصیت کیجئے۔ آپؐ نے فرمایا میں تم کو اللہ تعالیٰ کے تقویٰ اور اطاعت اور فرمانبرداری کی وصیت کرتا ہوں۔ خواہ تمہارا امیر کوئی حبشی غلام ہی کیوں نہ مقرر ہو۔ جو تم میں سے زندہ رہے گا وہ بڑے بڑے اختلاف دیکھے گا۔ تمہیں میری اور ہدایت یافتہ خلفائے راشدین کی سُنّت کی پیروی کرنی چاہیئے۔ اسے مضبوطی سے پکڑے رکھنا۔ دین میں نئی نئی باتیں پیدا کرنے سے بچتے رہنا۔ کیونکہ دین میں کوئی نئی بات گھڑنا گمراہی کی طرف لے جاتا ہے۔

طوفاں کا کوئی خوف نہیں کوئی غم نہیں
بستی ہماری نوح کی کشتی سے کم نہیں

زندہ بھی ہے اگر اسے زندہ نہ جانیئے
مُردہ ہے جس کے دَم میں مسیحا کا دم نہیں

تنویر

خطبہ نکاح

آئندہ آنیوالا زمانہ اس امر کا متقاضی ہے کہ ہم تربیت اولاد کی طرف خاص توجہ دیں

فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

مورخہ ۹؍۱۱؍۷۰ کو بعد نماز عصر مسجد مبارک ربوہ میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت مندرجہ ذیل دو نکاحوں کا اعلان فرمایا۔

(۱) محترمہ سلمیٰ صاحبہ بنت مکرم حاجی عبدالرحمٰن صاحب آف باندی کا نکاح ہمراہ مکرم اللہ بخش صاحب پسر مکرم حاجی غلام قادر صاحب نواب شاہ سندھ بعوض پچیس ہزار روپے حق مہر۔

(۲) محترمہ صادقہ رمضان صاحبہ بنت مکرم صوفی رمضان علی صاحب ربوہ کا نکاح ہمراہ مکرم چوہدری ظفر احمد صاحب گھمن پسر مکرم چوہدری فضل حسین صاحب گھمن ججہ ضلع سیالکوٹ بعوض پانچ ہزار روپے حق مہر۔

اس موقعہ پر خطبہ مسنونہ کے بعد حضور نے فرمایا:۔

"نوع انسان میں ٹھہراؤ نہیں ہے

ایک ہمہ وقتی حرکت

ہمیں انسانی تاریخ میں نظر آتی ہے۔ ایک دور انسان پر ایسا آتا ہے کہ جس میں انسانیت شر کی طرف حرکت کر رہی ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ کے کچھ بندے ان کو اس شر کی طرف حرکت سے بچانے کی کوشش میں لگے ہوتے ہیں اور ایک دور انسان پر ایسا آتا ہے کہ جس میں انسان خیر کی طرف چل رہا ہوتا ہے اور وہ بڑی تیزی سے اللہ تعالیٰ کے قرب کی راہوں پر گامزن ہوتا ہے لیکن کچھ بدقسمت لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں جو نوع انسانی کی اس حرکت میں روڑے اٹکانے کی کوشش کرتے ہیں اُن کا راستہ روک رہے ہوتے ہیں۔

حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت

کے ساتھ انسان نے خیر کی طرف حرکت کی۔ مخالفتوں اور مخالفانہ منصوبوں کے باوجود یہ حرکت تیز سے تیز تر ہوتی چلی گئی اور آخر اپنے کمال کو پہنچ گئی چنانچہ اُس وقت کی معلوم دنیا میں ہمیں خیر ہی خیر نظر آتی ہے۔ شر کی طاقتیں ناکام ہو گئیں اور خیر پوری طرح فتحیاب ہُوا۔

اس کے بعد نوع انسان نے ایک ہزار سالہ دور میں شر کی طرف حرکت کی۔ اس وقت بھی خدا کے بندے لاکھوں کروڑوں کی تعداد میں اس حرکت کو روکنے کی فکر میں رہے اور اس کوشش میں رہے کہ انسان شر سے محفوظ رہ کر خیر کو پانے والا ہو لیکن وہ پوری طرح کامیاب نہ ہوئے

پھر

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت

کے ساتھ انسانی نوع نے خیر کی طرف حرکت شروع کی ہے اور جیسا کہ قرآن کریم نے فرمایا ہے:۔

"اَفَلَا يَرَوْنَ اَنَّا نَاْتِي الْاَرْضَ نَنْقُصُهَا مِنْ اَطْرَافِهَا اَفَهُمُ الْغٰلِبُوْنَ ٥

(الانبیاء آیت ۴۵)

یہ معمولی سے "ارضی" (اروثان) سے شروع ہوتی ہے اور جس وقت یہ اپنی جوانی پر آتی ہے تو تند سیلاب کی طرح شر کو بہا کر لے جاتی ہے اور جگہ خیر کے پانی کو پہنچا دیتی ہے۔

نوع انسانی کی خیر کی طرف یہ حرکت شروع ہو چکی ہے اور اس میں ہر روز شدت پیدا ہو رہی ہے اور

وہ زمانہ جلد آنے والا ہے

جب حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جو خیر محض ہیں۔ آپؐ کے سایہ میں تمام بنی نوع انسان ہو جائیں گے۔ آج کوتاہ بین آنکھ کو یہ حرکت نظر نہیں آتی مگر دیکھنے والے آج بھی اس کو دیکھ رہے ہیں لیکن دیکھنے والے جو آج دیکھ رہے ہیں اس کی وجہ سے ان نوجوانوں پر بڑی ذمہ داری عائد ہوتی ہے جن کے نکاحوں کا ہم آئے دن اعلان کرتے ہیں۔ اسلئے کہ ان کے بچے پیدا ہوں گے اور وہ جب اپنی بلوغت کو پہنچیں گے تو وہ اس سے بہت ہی مختلف اور بہت ہی حسین دنیا میں داخل ہو چکے ہوں گے۔ اس وقت ان کے اوپر ایک خاص قسم کی خیر کی ذمہ داریاں پڑیں گی اس کے لئے نوجوان ماں باپ کو آج ہی سے تیاری کرنی چاہیئے اور اپنی

اولاد کی صحیح تربیت

کرنی چاہیئے ورنہ وہ اس خیر کی دنیا میں داخل ہو کر خیر سے تھوڑا حصہ لینے والے ہوں گے اور اگر تربیت درست ہو جائے تو وہ خیر سے زیادہ حصہ لینے والے ہوں گے۔ اسی لئے قرآن کریم کہتا ہے کہ کل کی فکر کرو۔ "مَا قَدَّمَتْ لِغَدٍ" کی اس آسمانی تنبیہہ کو ہر وقت سامنے رکھو۔

پس اس خیر کی حرکت کے زمانہ میں اس

خیر کی حرکت کے دور میں

یہ ذمہ داری بڑی اہم ہو جاتی ہے اور اس طرف متوجہ ہونا بہت ہی ضروری ہے کہ ہم آج پیدا ہونے والے بچے کی تربیت اس رنگ میں کریں کہ جب وہ ۲۱ سال

کو پہنچے اور بالغ ہو جائے تو اپنی اس بلوغت کے زمانہ میں خیر کی دنیا کی جو ذمہ داریاں ہیں ان کو وہ نباہ سکے۔

خدا کرے کہ

ہمارا ہر نوجوان

جو آج جوان اور شادی کے قابل ہوا ہے اس حقیقت کو سمجھے اور شادی کے بعد اپنی اولاد کو اس بات کے لئے تیار کرے کہ جب وہ جوان ہوں اور اپنی بلوغت کو پہنچیں تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے خیر سے زیادہ سے زیادہ حصہ لینے والے ہوں اللّٰھم آمین

ایجاب و قبول کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ان رشتوں کے بابرکت ہونے کیلئے حاضرین سمیت دعا کرائی۔

(مرتبہ یوسف سلیم ایم اے)

رمضان المبارک کی باتیں

محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل

(۳)

حضرت امام بیہقی نے حضرت سلمان فارسی سے روایت کی ہے کہ شعبان کے آخری دن حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ میں ایک تقریر فرمائی اور انہیں توجہ دلائی کہ رمضان المبارک آرہا ہے کل سے شروع ہو رہا ہے یہ بہت برکتوں کا مہینہ ہے اس سے فائدہ اٹھائیں۔

اس روایت میں رمضان کو شھر المواساۃ بھی قرار دیا گیا ہے یعنی باہمی ہمدردی اور غریب پروری کا مہینہ ہے بات یوں ہے کہ روزہ کا حکم ہر مسلمان کو ہے۔ مردوں کو بھی ہے اور عورتوں کو بھی ہے۔ غرباء بھی اس حکم کے مخاطب ہیں اور امراء کے لئے بھی یہ حکم ہے گویا رمضان کا مبارک مہینہ مسلمانوں میں مساوات کی ایک عملی شکل پیدا کر دیتا ہے۔ جس طرح نماز کی صف میں محمود و ایاز یکساں ہو جاتے ہیں اسی طرح روزہ کے ذریعہ سے بھوک و پیاس کے احساس میں مسلم معاشرہ یکساں ہو جاتا ہے۔ سب کو محسوس ہو جاتا ہے کہ بھوک سے تنگدست لوگوں کا کیا حال ہوتا ہے یہ احساس قومی یکجہتی اور اتحاد کے لئے بمنزلہ اساس کے ہے۔ اس احساس کے ساتھ ہی امراء میں یہ خیال پیدا ہو جاتا ہے کہ ہمیں حتی المقدور اپنے غریب بھائیوں کی دستگیری کرنی چاہیئے اور ایسے طریق اختیار کرنے چاہئیں کہ اسلامی معاشرہ میں کوئی بھوکا نہ رہے اور کسی شخص کے لئے سوال کرنے کی نوبت نہ آنی چاہیئے بلکہ سب مسلمانوں کو اور تمام انسانوں کو اس لحاظ سے بھائی بھائی کی طرح زندگی گذارنی چاہیئے۔

رمضان المبارک میں عمومی احساس ہوتا ہے کہ غریب بھائیوں کی ہمدردی کرنی چاہیئے طبائع میں قدرتی طور پر صدقہ وخیرات کی طرف توجہ ہو جاتی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عام حالات میں بھی سائل کا سوال رد نہ کرتے تھے جو چیز بھی آپ کے پاس موجود ہوتی اور آپ سے مانگی جاتی آپ فوراً دے دیتے تھے رمضان المبارک میں تو آپ کی جود وسخا انتہاء پر ہوتی تھی عام مسلمانوں میں بھی ایام رمضان میں غریب پروری کا رجحان بہت بڑھ جاتا ہے اور یہی ہونا ضروری ہے روزہ مومن کے دل میں جو تبدیلی پیدا کرتا ہے اس کا ایک لازمی نتیجہ صدقہ وخیرات میں اضافہ ہے۔

یہ تو عام رجحان کی بات ہے۔ قرآن مجید نے ایسے بیمار، بوڑھے حاملہ ومرضعہ وغیرہ کے لئے جو روزہ نہیں رکھ سکتے ضروری قرار دیا ہے کہ وہ رمضان المبارک کے روزوں کا فدیہ دیں۔ یہ فدیہ روزانہ ایک مسکین کا کھانا مقرر فرمایا گیا ہے۔ اس طریق سے بھی ایک خاص طبقہ غرباء کا بھوک کی مصیبت سے بچ جاتا ہے۔ یہ فدیہ ضروری اور لازمی ہے بہتر ہے کہ اسے جماعتی نظام کے ذریعہ سے ادا کیا جائے۔ انفرادی طور پر بھی اپنے قرب میں کسی مسکین کو دیا جا سکتا ہے۔

معذور افراد کے اس فدیہ کے علاوہ اسلام نے ہر طاقت رکھنے والے مسلمان پر صدقۃ الفطر واجب قرار دیا ہے۔ یہ صدقۃ الفطر ایک مقررہ شرح سے ادا ہونا ضروری ہے۔ ہر مسلمان مرد عورت اور بچہ کی طرف سے ادا ہوتا ہے ایک صاع دینا چاہیئے اور کم استطاعت والے نصف صاع بھی دے سکتے ہیں۔ پیسوں کی صورت میں ڈیڑھ روپیہ اور بارہ آنے بنتے ہیں۔ یہ صدقہ انتظام کے ساتھ تمام مسلمانوں سے یکجا جمع ہونا چاہیئے اور امام وقت کی ہدایات کے مطابق نظام کے ساتھ تمام غرباء میں تقسیم ہونا چاہیئے۔ یہ صدقہ ایک بھاری رقم کی صورت میں جمع ہو سکتا ہے اور اس سے مسلم معاشرہ کے غریبوں کو عید کی خوشی میں پورے طور پر شریک کیا جا سکتا ہے۔ شرعی تلقین یہ ہے کہ صدقۃ الفطر کی ادائیگی روزوں کی قبولیت کے لئے ایک شرط ہے اسلئے جس شخص میں روزوں کے ختم ہونے کا یہ صدقہ دینے کی طاقت ہے اسے عید سے بہرحال پہلے پہلے یہ ادا کرنا لازمی ہے۔ پس صدقۃ الفطر کا قاعدہ غریب پروری کے لئے ایک مستقل بنیاد ہے۔ ظاہر ہے کہ جب غریب اور محتاج لوگوں کے لئے معاشرہ میں ہمدردی کے جذبات ہوں گے اور ان سے اعزاز واکرام کے ساتھ ہمدردانہ سلوک کیا جائیگا تو مسلمانوں میں باہمی اخوت غالب آ جائیگی اور دلوں کی کدورتیں صاف ہو جائیں گی۔

رمضان المبارک کے سلسلہ میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک عام ہدایت دی ہے کہ روزہ داروں کے روزے کھلوایا کرو۔ روزہ افطار کرانے کو حضور نے نہایت بابرکت کام قرار دیا ہے اور یہاں تک فرمایا ہے کہ جس طرح روزہ دار کو روزہ رکھنے کا ثواب ہوتا ہے۔ اسی طرح روزہ افطار کرانے والے کو بھی ثواب ہوتا ہے کہ جس طرح روزہ دار کو روزہ رکھنے کا ثواب ہوتا ہے اسی طرح روزہ افطار کرانے والے کو بھی ثواب ہوتا ہے حضور نے یہ بھی فرمایا ہے کہ افطار کرانے میں خاص تکلف نہ ہونا چاہیئے جو چیز دودھ، کھجور یا پانی وغیرہ بسہولت میسر ہو اسی سے روزہ کھلوا دیا جائے لیکن معاشرہ میں افطار کرانے کے طریق کو رائج ضرور ہونا چاہیئے یہ ارشاد نبوی بھی درحقیقت مسلمانوں میں محبت ومودت بڑھانے کے لئے ہے۔

اس طرح روزہ دار اکٹھے ہو کر دعاؤں کے ساتھ روزہ ختم کریں گے تو ان میں ایک دوسرے کے لئے اخوت اور ہمدردی کے خاص جذبات پیدا ہونگے یہ بہت بابرکت طریق ہے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے متعدد ارشادات میں اس کی تاکید فرمائی ہے اس کے ذریعہ سے رمضان المبارک کی ایک اہم غرض پوری ہوتی ہے یعنی مسلمانوں میں باہم محبت ومودت کی لہریں زیادہ زور کے ساتھ موجزن ہو جاتی ہیں اور دل ایک دوسرے سے زیادہ قریب ہو جاتے ہیں۔ ایک دوسرے کے لئے دعاؤں کے ذریعہ وہ اللہ تعالے کے بھی قریب ہو جاتے ہیں۔ اللہ تعالے ہم سب کو توفیق بخشے کہ ہم رمضان المبارک کے جملہ مقاصد کو حاصل کرنے والے ہوں۔ اللھم آمین۔

درخواست دعا میرے نسبتی بھائی مکرم بشیر الدین احمد صاحب آف کشتیاد (مشرقی پاکستان) عرصہ تین سال سے مختلف عوارض سے بیمار ہیں رمضان المبارک کے بابرکت ایام میں احباب کرام سے خصوصی درخواست دعا ہے۔

(عبد العزیز صادق مربی سلسلہ حال دار الضیافت ربوہ)

جماعت احمدیہ کا ۷۹ واں جلسہ سالانہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ جماعت احمدیہ کا ۷۹ واں سالانہ جلسہ ۲۶-۲۷-۲۸ فتح ۱۳۴۹ ہش مطابق ۲۶-۲۷-۲۸ دسمبر ۱۹۷۰ء بروز ہفتہ، اتوار اور سوموار ربوہ میں منعقد ہوگا۔ انشاء اللہ العزیز۔

(ناظر اصلاح وارشاد)

چندہ جلسہ سالانہ کی ادائیگی کی طرف خاص توجہ فرمائیں۔ (ناظر بیت المال ربوہ)

مومنین کی صفات قرآن کریم کی روشنی میں

از مکرم طارق محمود صاحب ربوہ

اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔
یٰاَیُّھَا النَّاسُ قَدْ جَآءَکُمُ الرَّسُوْلُ بِالْحَقِّ مِنْ رَّبِّکُمْ فَاٰمِنُوْا خَیْرًا لَّکُمْ (النساء ۱۷۱)

ترجمہ:۔ اے لوگو! یہ رسول تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے حق لے کر آچکا ہے۔ اس لئے تم ایمان لے آؤ (یہ) تمہارے لئے اچھا ہے۔

جو لوگ خدا تعالےٰ کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے ایمان لے آتے ہیں۔ وہ مومن کہلاتے ہیں۔ حقیقی مومن وہ ہیں جو صرف ظاہری طور پر ہی ایمان نہیں لاتے بلکہ کامل فرمانبرداری بھی اختیار کرتے ہیں اور مناسب حال اعمال بجا لاتے ہیں قرآن مجید میں مومنین کی متعدد نشانیاں بیان کی گئی ہیں۔ مومنین کی صفات میں سے چند ایک یہ ہیں۔

پانچ بنیادی صفات

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے۔ کُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰہِ وَمَلٰٓئِکَتِہٖ وَکُتُبِہٖ وَرُسُلِہٖ قف لَا نُفَرِّقُ بَیْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِہٖ قف وَقَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا غُفْرَانَکَ رَبَّنَا وَاِلَیْکَ الْمَصِیْرُ۔ (البقرہ ۲۸۶)

ترجمہ سب (مومن) اللہ اس کے فرشتوں اور اس کی کتابوں اور اس کے رسولوں (پر) ایمان رکھتے ہیں (اور کہتے ہیں) ہم اس کے رسولوں میں سے ایک (دوسرے) کے درمیان (کوئی) فرق نہیں کرتے اور یہ (بھی) کہتے ہیں کہ ہم نے (اللہ کا حکم) سن لیا ہے اور ہم اس کے (دل سے) فرمانبردار ہو چکے ہیں (یہ لوگ دعائیں کرتے رہتے ہیں) کہ اے ہمارے رب! ہم تیری بخشش طلب کرتے ہیں۔ اور تیری ہی طرف ہمارا لوٹنا ہے۔

اس آیت پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ مومنین کی مندرجہ ذیل صفات ہونی چاہئیں۔

(۱) مومنین اللہ تعالےٰ پر بغیر دیکھے یقین رکھتے ہیں۔ جیسا کہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے یُؤْمِنُوْنَ بِالْغَیْبِ (وہ غائب پر ایمان لانے والے ہیں)

(۲) وہ فرشتوں پر بھی بن دیکھے ایمان لاتے اور ان کے وجود کو برحق یقین کرتے ہیں۔

۳۔ وہ اللہ تعالےٰ کی طرف سے نازل کردہ تمام کتب پر ایمان لاتے اور ان کو درست سمجھتے ہیں۔ جیسا کہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے وَالَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَیْکَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِکَ (البقرہ ۵)
ترجمہ جو تجھ پر نازل کیا گیا ہے یا جو تجھ سے پہلے نازل کیا گیا تھا اس پر ایمان لاتے ہیں۔

۴۔ وہ اللہ تعالےٰ کے رسولوں پر ایمان لاتے ہیں اور ان کی کامل اتباع کرتے ہیں۔

۵۔ قیامت پر کامل یقین رکھتے ہیں اور جانتے ہیں کہ ایک دن ایسا آنے والا ہے جب ہمارے اعمال کی جزا سزا دی جائے گی۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔
وَبِالْاٰخِرَۃِ ھُمْ یُوْقِنُوْنَ (البقرہ ۵)
ترجمہ۔ وہ آئندہ ہونے والی (موعود باتوں) پر (بھی) یقین رکھتے ہیں۔

دیگر خصوصیات

مومنین کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ وہ نماز کو قائم کرتے یعنی نماز کو باجماعت اور اس کی تمام شرائط کے ساتھ ادا کرتے ہیں۔ اسی خصوصیت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوۃَ (وہ نماز قائم کرنے والے ہیں)

۲۔ اللہ تعالےٰ کے عطا کئے ہوئے مال میں سے حسب استطاعت اسی کی راہ میں خرچ بھی کرتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ مِمَّا رَزَقْنٰھُمْ یُنْفِقُوْنَ
ترجمہ۔ اور اس سے جو ہم نے ان کو دیا ہے خرچ کرتے ہیں۔

۳۔ ایک خصوصیت یہ بھی ہوتی ہے کہ وہ اللہ تعالےٰ سے شدید محبت کرتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔
وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰہِ (بقرہ آیت ۱۶۶)
ترجمہ۔ جو لوگ مومن ہیں وہ سب سے زیادہ اللہ (ہی) سے محبت کرتے ہیں

۴۔ جب ان کے سامنے اللہ تعالےٰ کا ذکر کیا جاتا ہے تو ان کے دل خدا تعالیٰ سے ڈر جاتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِیْنَ اِذَا ذُکِرَ اللّٰہُ وَجِلَتْ قُلُوْبُھُمْ (الانفال آیت ۲)
ترجمہ مومن تو صرف وہی ہیں کہ جب (ان کے سامنے) اللہ کا ذکر کیا جائے تو ان کے دل ڈر جائیں۔

۵۔ جب اللہ کی آیات پڑھی جاتی ہیں تو ان سے مومنوں کے دل مضبوط ہوتے اور ان کا ایمان بڑھتا ہے قرآن کریم میں مذکور ہے۔
وَاِذَا تُلِیَتْ عَلَیْھِمْ اٰیٰتُہٗ زَادَتْھُمْ اِیْمَانًا (الانفال آیت ۲)
ترجمہ جب ان کے سامنے اس کی آیتیں پڑھی جائیں تو وہ ان کے ایمان کو بڑھا دیں

۶۔ ہمیشہ اپنے خالق حقیقی پر ہی توکل کرتے ہیں اور وہ دوسروں سے کسی قسم کا لالچ یا طمع نہیں رکھتے کیونکہ اللہ تعالےٰ ان کے متعلق فرماتا ہے۔ وَعَلٰی رَبِّھِمْ یَتَوَکَّلُوْنَ (الانفال آیت ۲)
ترجمہ۔ نیز (مومن وہ ہیں) جو اپنے رب پر توکل کرتے ہیں۔

۷۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔
وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَھَاجَرُوْا وَجٰھَدُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَالَّذِیْنَ اٰوَوْا وَّنَصَرُوْٓا اُولٰٓئِکَ ھُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا (انفال آیت ۷۵)
ترجمہ۔ اور وہ لوگ جو ایمان لائے اور جنہوں نے ہجرت کی اور جنہوں نے اللہ کی راہ میں جہاد کیا اور جنہوں نے (ہجرت کرنے والوں کو) اپنے گھروں میں جگہ دی اور (ان کی) مدد کی وہی سچے مومن ہیں۔

اس آیت میں اللہ تعالےٰ نے حقیقی مومنوں کی چار صفات بیان فرمائی ہیں

اٰمَنُوْا (جو ایمان لائے) پہلی خصوصیت یہ ہے کہ وہ حقیقی طور پر ایمان لاتے ہیں۔

وَھَاجَرُوْا (اور جنہوں نے ہجرت کی) دوسری خصوصیت یہ ہے کہ اگر خدا تعالےٰ کی خاطر ان کو ہجرت کرنی پڑے تو وہ اپنے گھربار بھی چھوڑ دیتے ہیں۔

وَجٰھَدُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ (اور جنہوں نے جہاد کیا اللہ کی راہ میں) تیسری خصوصیت یہ ہے کہ وہ اللہ کے راستے میں جد و جہد کرتے ہیں اور اگر دین پر کٹھن وقت آئے تو اسے بچانے کے لئے جہاد کرتے ہیں۔

وَالَّذِیْنَ اٰوَوْا وَّنَصَرُوْا (اور جنہوں نے ہجرت کرنے والوں کو جگہ دی اور (ان کی) مدد کی۔

چوتھی خصوصیت یہ ہے کہ وہ اللہ تعالےٰ کی راہ میں جہاد کرنے والوں کی ڈھال بنتے ہیں اور ان کی پوری مدد کرتے ہیں

۸۔ مومنین اللہ تعالےٰ کے کامل فرمانبردار ہوتے ہیں۔ اور اس کے کسی حکم سے روگردانی نہیں کرتے۔
اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔
اِنَّمَا کَانَ قَوْلَ الْمُؤْمِنِیْنَ اِذَا دُعُوْٓا اِلَی اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ لِیَحْکُمَ بَیْنَھُمْ اَنْ یَّقُوْلُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا (النور آیت ۵۲)
ترجمہ۔ جب وہ اللہ اور اس کے رسول کی طرف بلائے جائیں کہ وہ ان کے درمیان فیصلہ کریں تو ان کا جواب یہ ہوتا ہے کہ ہم نے سنا اور ہم نے مان لیا۔

۹۔ وہ اپنے رب کی تعریف و تسبیح میں لگے رہتے ہیں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔
وَسَبَّحُوْا بِحَمْدِ رَبِّھِمْ (السجدہ آیت ۱۶)
ترجمہ۔ اور وہ مومن اپنے رب کی تعریف اور تسبیح کرتے ہیں۔

۱۰۔ ایک صفت قرآن کریم میں یہ بھی بیان ہوئی ہے کہ وہ عاجزی، انکساری اور فروتنی اختیار کرتے ہیں اور تکبر نہیں کرتے۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔
وَھُمْ لَا یَسْتَکْبِرُوْنَ۔ (السجدہ آیت ۱۶)
ترجمہ۔ اور وہ مومن تکبر نہیں کرتے۔

۱۱۔ پھر مومنین کے متعلق قرآن مجید میں آتا ہے۔ تَتَجَافٰی جُنُوْبُھُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ (السجدہ آیت ۱۷) ترجمہ اور ان (مومنوں) کے پہلو ان کے بستروں سے الگ ہو جاتے ہیں یعنی تہجد کی نماز پڑھنے کے لئے وہ راتوں کو اپنے بستروں سے اٹھ جاتے ہیں اور عبادت میں مشغول ہو جاتے ہیں۔

پھر ان عبادت کے اوقات میں عذابوں سے بچنے اور بشارتوں کے حصول کے لئے خدا تعالےٰ کو پکارتے ہیں۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔
یَدْعُوْنَ رَبَّھُمْ خَوْفًا وَّطَمَعًا (السجدہ)
ترجمہ۔ وہ اپنے رب کو اس کے عذابوں سے بچنے کے لئے اور اس کی رحمت کو حاصل کرنے کے لئے پکارتے ہیں۔

(باقی)

قائدین خدام الاحمدیہ
نبوت/نومبر کا چندہ جلد ارسال
کریں (مہتمم مال خدام الاحمدیہ)

وقفِ عارضی کے واقفین کیلئے تحریک دعا

۳

۱۳۸۶ مکرم لئیق احمد صاحب ربوہ
۱۳۸۷ " ناصر احمد صاحب "
۱۳۸۸ " حفیظ عزیز صاحب ذدگرہ حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ
۱۳۸۹ " محمد رفیق صاحب ربوہ
۱۳۹۰ " خواجہ رشید احمد صاحب ربوہ
۱۳۹۱ " حبیب اللہ صاحب طارق ربوہ
۱۳۹۲ " شیخ مظفر احمد صاحب سرگودھا
۱۳۹۳ " شہزادہ قمر دین صاحب ربوہ
۱۳۹۴ " حاکم علی صاحب ربوہ
۱۳۹۵ " محمد رمضان صاحب خادم ربوہ
۱۳۹۶ " حمید احمد صاحب ربوہ
۱۳۹۷ " فضل احمد صاحب چک 7/14-R ضلع ساہیوال
۱۳۹۸ " حکیم فیروز دین صاحب ربوہ
۱۳۹۹ " مرزا محمد اسماعیل صاحب بھگتو پورہ لائل پور
۱۴۰۰ " مستری محمد ابراہیم صاحب ربوہ

نصرت جہاں ریزرو فنڈ اور رمضان المبارک

رمضان المبارک کا آخری عشرہ شروع ہو چکا ہے۔ ان مبارک ایام کی اہمیت اور عظمت کے پیش نظر احباب سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی تازہ سکیم نصرت جہاں ریزرو فنڈ کی کامیابی اور مثمر ثمرات حسنہ ہونے کے لئے دعا فرمادیں

احباب ان دوستوں کو بھی مجموعی رنگ میں یاد رکھیں جنہوں نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد پر لبیک کہتے ہوئے نہ صرف گرانقدر وعدے پیش کئے بلکہ ادائیگی بھی کر دی۔ چنانچہ حضور ایدہ اللہ فرماتے ہیں:-

"جس چیز کی مجھے فکر ہے اور آپ کو بھی ہونی چاہیئے وہ یہ ہے کہ محض خدا کے حضور وعدے دے دینا کسی کام نہیں آتا جب تک اللہ تعالیٰ اس قربانی کو قبول نہ فرمائے۔ اس لئے دعائیں کرو کہ اے خدا! ہم تیرے عاجز بندے تیرے حضور حقیر قربانیاں پیش کر رہے ہیں تو اپنے فضل سے اور کرم سے ان قربانیوں کو قبول فرما اور اپنی رضا کی جنت میں داخل فرما۔ سعی مشکور ہو ہماری

(سیکرٹری نصرت جہاں ریزرو فنڈ)

دعائے مغفرت

میرے تایا جان محترم فضل الٰہی صاحب جو بسلسلہ روزگار نیروبی مشرقی افریقہ میں مقیم تھے بقضائے الٰہی یکم اکتوبر ۱۹۷۰ء کو فوت ہو گئے ہیں۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ مرحوم کو تبلیغ کا بہت شوق تھا۔ ان کی تبلیغ سے ماشاء اللہ کئی لوگوں کو احمدیت قبول کرنے کی توفیق ملی۔ میرے نانا جان محترم انشاء اللہ خاں صاحب اور میرے ابا جان انہی کے طفیل احمدی ہوئے۔ طبیعت بہت ہنس مکھ تھی اور مسکراتے ہوئے چہرے سے دوسروں کو السلام علیکم کہتے تھے۔ دعائیں بہت کرتے تھے۔ اور اپنی اولاد کی تربیت کا بہت خیال رکھتے تھے۔ احباب دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے اور ان کے اہل و عیال کا ہر آن حافظ و ناصر ہو۔ آمین

(عبد الماجد انور لائل پور)

۲۹ رمضان المبارک کی دعائیہ فہرست

امسال ۲۹ ماہ رمضان المبارک کی دعائیہ تقریب ۳۰ نبوت ۱۳۴۹ ہش (۳۰ نومبر ۱۹۷۰ء) کو ہوگی ان شاء اللہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی خدمت میں تحریک جدید کی دعائیہ فہرست ان شاء اللہ العزیز پیش کی جائے گی۔ جملہ مخلصین سے درخواست ہے کہ مذکورہ تاریخ سے پہلے اپنے وعدہ جات تحریک جدید سے کلی طور پر سبکدوش ہونے کی سعی بلیغ فرمادیں۔ مقامی عہدیداران سے درخواست ہے کہ ایسی اطلاعات دفتر ہذا میں بروقت پہنچانے کا خاص خیال رکھیں۔ تاکہ کسی مجاہد کو شکایت کا موقع پیدا نہ ہو۔

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

قرارداد تعزیت

ہم ممبران جماعت احمدیہ واہ کینٹ حضرت حافظ مراد بخش صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات پر دلی رنج و غم کا اظہار کرتے ہیں

حضرت حافظ صاحب رضی اللہ عنہ ۱۹۵۷ء میں واہ کینٹ تشریف لائے اور پھر تادم واپسیں واہ کینٹ میں ہی مقیم رہے۔ آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ میں شامل ہونے کا شرف حاصل تھا۔ ۱۹۰۳ء میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دست مبارک پر بیعت کی۔ اور پھر اس عہد کو ایسا نبھایا۔ جیسا اس کا حق تھا۔ نماز روزہ کے پابند، تہجد گزار اور دعا گو بزرگ تھے۔ اطاعت اور خدمت کے جذبہ سے سرشار تھے۔ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے خلفاء کے عاشق تھے کلام اللہ کا پڑھنا اور پڑھانا آپ کی روحانی غذا تھی۔ آپ جماعت احمدیہ واہ کینٹ کے صدر بھی رہے ہیں۔ یہ آپ ہی کی کوششوں کا نتیجہ ہے کہ یہاں پر احمدیہ لائبریری کا قیام عمل میں آیا۔

ہم دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت حافظ صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے آمین۔ (ممبران جماعت احمدیہ واہ کینٹ)

درخواست ہائے دعا

۱۔ خاکسار کافی دنوں سے کھانسی اور سانس کی تکلیف میں مبتلا ہے۔ گزشتہ دنوں طبیعت زیادہ خراب ہو گئی تھی سینہ میں بلغم کا جمع ہونا دل کی بہترین کارکردگی نہ ہونے کی وجہ سے بتلائی جاتی ہے۔ احباب کرام سے رمضان کے دنوں میں خصوصی دعاؤں کی درخواست ہے۔ محمد شریف چغتائی کراچی

(۲) میں اکثر پریشان رہتی ہوں۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مجھے پریشانیوں سے نجات دے۔ مشکلات کو حل کرے اور اپنے فضل سے میرے لئے آسانی کی راہ نکالے (مجیدہ بیگم اہلیہ چوہدری مقصود احمد صاحب ورک قیام پور ورکاں ضلع گوجرانوالہ)

۳۔ میرے ہم زلف خورشید الحق صاحب عباسی ایک حادثہ میں جل گئے تھے۔ اب ان کو کافی آرام ہے مکمل صحت یابی کے لئے درخواست دعا ہے۔ نیز میری بیوی عرصہ دو سال سے بیمار ہے کافی علاج کروا چکے ہیں۔ مگر افاقہ نہیں۔ صحت یابی کے لئے درخواست دعا ہے۔ (ملک محمود احمد پی اے ایف سرگودھا)

(۴) عاجز ان دنوں مالی پریشانیوں میں مبتلا ہے احباب دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ میری تمام پریشانیوں کو دور فرمائے اور میرے بچوں کو اپنی حفظ و امان میں رکھے۔ (مقبول احمد بھٹی داؤدخیل)

۴ عاجز ایک عرصہ سے مالی مشکلات اور دیگر پریشانیوں میں مبتلا ہے احباب جماعت دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ عاجز کو جلد از جلد پریشانیوں اور مشکلات سے نجات دے آمین۔ (محمد مالک کراچی)

۵۔ خاکسار کا چھوٹا بچہ ایک عرصہ سے بیمار چلا آرہا ہے اور بہت کمزور ہو گیا ہے۔ احباب جماعت دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ میرے بچے کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

(شیخ محمود احمد ربوہ)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

امدادی کاموں سے عہدہ برآ ہونے کیلئے کمیشن مقرر کردیا گیا

ڈھاکہ ۲۴ نومبر۔ مشرقی پاکستان میں حالیہ طوفان سے جو صورت حال پیدا ہوئی ہے اس سے عہدہ برآ ہونے کیلئے ڈھاکہ میں ایک خاص کمیشن قائم کیا گیا ہے۔ اس کمیشن میں صوبائی محکمہ خوراک، ٹرانسپورٹ، لوکل گورنمنٹ اور محکمہ صحت کے سیکرٹری شامل ہوں گے۔ بھولا، ہتھیا اور سندویپ کے جزیروں میں امدادی کارروائیوں کی نگرانی کا کام کمشنر کے درجہ کے افسران نے سنبھال لیا ہے۔ اخبار نویسوں کو امدادی کارروائیوں کی تفصیل بتانے کے لئے ریلیف کمشنر کی مدد کے لئے ایک سینئر افسر مقرر کیا گیا ہے۔

ڈھاکہ ایرپورٹ کا کام پاک فضائیہ نے سنبھال لیا

ڈھاکہ ۲۴ نومبر۔ فوج کے محکمہ تعلقات عامہ کے اعلان میں بتایا گیا ہے کہ امدادی سامان لانے والے طیاروں کی آمد و رفت بلا روک ٹوک جاری رکھنے کا کام فوج کے سپرد کردیا گیا ہے۔ اور آنے والے طیاروں سے سامان اُتروانے، ان میں پٹرول ڈلوانے، فنی امداد دینے اور بلا تاخیر ان طیاروں کی واپسی کے انتظامات کی ذمہ داری ڈھاکہ میں پاکستانی فضائیہ نے سنبھال لی ہے۔ اس پراجیکٹ کی نگرانی ونگ کمانڈر کے عہدہ کا ایک افسر کرے گا۔

قومی اسمبلی کا اجلاس الیکشن مکمل ہونے کے بعد ہوگا

لاہور ۲۴ نومبر۔ چیف الیکشن کمشنر مسٹر جسٹس عبدالستار نے کہا ہے کہ اگرچہ طوفان زدہ علاقوں میں انتخابات بعد میں ہوں گے تاہم قومی اسمبلی کا اجلاس اُس وقت ہوگا جب ملک کے تمام انتخابی حلقوں میں انتخابات مکمل ہو چکے ہوں گے۔ انہوں نے کہا کہ قومی اسمبلی کا اجلاس دستور یہ کی حیثیت سے ہوگا نہ کہ قانون ساز ادارے کی حیثیت سے۔ لہٰذا مناسب یہی ہے کہ قومی اسمبلی کا پہلا اجلاس اس وقت ہو جب اس کی تمام نشستوں کے لئے انتخابات مکمل ہو جائیں۔

جاسوس امریکی طیارے گرا لئے جائیں گے

قاہرہ ۲۴ نومبر۔ مصر نے امریکہ کو دھمکی دی ہے کہ وہ نہر سویز پر اپنے جاسوس طیاروں کی پروازیں بند کردے ورنہ مصر ان طیاروں کو مار گرائے گا۔ مصر نے کہا ہے کہ امریکہ نے مصر کے احتجاج کے باوجود نہر سویز کے علاقہ پر یو۔ ٹو طیاروں کی پروازیں بند نہیں کیں۔ اگر امریکہ باز نہ آیا تو مصر امریکی طیاروں کو مار گرانے میں حق بجانب ہوگا۔

سنگاپور کے صدر انتقال کر گئے

سنگاپور ۲۴ نومبر۔ سنگاپور کے سربراہ مملکت یوسف بن اسحاق آج طویل علالت کے بعد انتقال کر گئے۔ ان کی عمر ساٹھ سال تھی۔

ضروری اعلان

دربارہ پیشگی خریداری بشارات رحمانیہ جلد اوّل

(۱) بہت سے احباب کرام نے ازراہ قدردانی پیشگی خریداری قبول فرمائی اور قیمت مطلوبہ بھی ادا کردی ہے فجزاھم اللہ۔ لیکن بعض احباب نے صرف نام لکھوائے۔ اور اطلاع دی ہے۔ ایسے احباب براہ مہربانی ۳۰/۱۱ تک قیمت موعودہ بھجوا کر ممنون فرماویں۔ ورنہ صرف نام لکھوا دینے سے نہ وہ رعایت کے مستحق ہوں گے اور نہ ان کے نام ہی کتاب میں بطور دعا یا دگار شائع کئے جائیں گے۔

(۲) جن احباب کے مضامین کتاب بشارات رحمانیہ میں پہلے درج تھے یا جنہوں نے نئے مضامین بھجوائے ہیں وہ اپنے فوٹو بھی ۳۰/۱۱ تک بھجوا سکتے ہیں۔ بعد میں کوئی فوٹو شائع نہ ہوسکیگا۔ کتاب کی طباعت اب آخری مراحل میں ہے۔ والسلام

المعلن

عبدالرحمٰن مبشر مؤلف بشارات رحمانیہ

کوارٹر نمبر ۵ بلاک B/16 ٹاؤن شپ سکیم کوٹ لکھپت لاہور

منافع ۱۴ فیصد سے بھی زیادہ

10,000 روپے

صرف ۷ سال میں

20,000 روپے

بن جاتے ہیں

منافع مع بونس ڈیپازٹ اسکیم

میں روپیہ لگایئے

آپ چاہیں تو۔

- دس ہزار تک کی رقم یکمشت یا تھوڑا تھوڑا کرکے جمع کرا سکتے ہیں۔
- جمع شدہ کل رقم یا اس کا کوئی حصہ سات سال سے پہلے نکال سکتے ہیں
- صرف بونس لیں یا کچھ بونس لیں اور کچھ منافع جو ہر ششماہی پر دیا جاتا ہے۔
- ہر جمع شدہ سو روپے کی واپسی پر منافع اور بونس حسب ذیل شرح پر لے سکتے ہیں۔

پانچ سال سے پہلے ـ ـ ـ ـ ۶ فیصد سالانہ منافع

پانچ سال بعد ـ ـ ـ ـ	۶۰ روپے بونس	یا	۲۱ روپے بونس اور ۶ فیصد منافع
چھ سال بعد ـ ـ ـ ـ	۸۰ روپے بونس	یا	۲۶ روپے بونس اور ۶ فیصد منافع
سات سال بعد ـ ـ ـ ـ	۱۰۰ روپے بونس	یا	۳۲ روپے بونس اور ۶ فیصد منافع

پوسٹ آفس سیونگ بینک

بچت کیجئے

جاری کردہ۔ سنٹرل ڈائریکٹریٹ آف نیشنل سیونگز۔ اسلام آباد

نصرت جہاں ریزروفنڈ اور ۲۹ رمضان المبارک

ایسے مخلصین جماعت جنہوں نے نصرت جہاں ریزروفنڈ کی صف اوّل صف دوم اور صف سوم میں حصہ لیا ہے اور سلسلہ کی ضروریات کو اپنی نجی ضروریات پر مقدم رکھتے ہوئے اپنے وعدہ جات ۲۹ رمضان المبارک سے قبل ادا فرما کر مرکز کو مطلع فرمائیں گے ان کے اسماء رمضان المبارک کی ۲۹ تاریخ کو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے حضور دعائے خاص کے لئے پیش کئے جائیں گے۔ مجاہدین نصرت جہاں ریزروفنڈ کو چاہیئے کہ ان مبارک دنوں کی خصوصی دعاؤں کو حاصل کرنے کی کوشش فرمائیں۔

امراء و صدر صاحبان جماعت سے التماس ہے کہ وہ ایسے دوستوں کی فہرستیں جلد از جلد مرکز کو ارسال کر کے ممنون فرمائیں ؛

(سیکرٹری نصرت جہاں ریزروفنڈ)

درخواست دعا

(۱) خاکسار بعض مشکلات اور پریشانیوں سے دوچار ہے۔ قارئین الفضل کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل و کرم سے جملہ مشکلات اور پریشانیاں دور فرما کر آخر دم تک خدمت دین کی توفیق دے اور انجام بخیر ہو۔ آمین۔

(راجہ) خورشید احمد منیر مربی سلسلہ
مظفر آباد۔ آزاد کشمیر

(۲) محترم ڈاکٹر شاہنواز خان صاحب مع اہلیہ و بچی اڑھائی سال کے بعد بخیریت انگلستان سے واپس ربوہ تشریف لے آئے ہیں۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کا مرکز سلسلہ میں واپس آنا ہر لحاظ سے بابرکت کرے۔ آمین۔

(۳) خاکسار کی والدہ محترمہ دو ہفتہ سے شدید بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے ان کی شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

مبارک احمد خالد
کارکن دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی الہامی دعائیں

ممبران مجلس انصار اللہ کی چوتھی سہ ماہی کے لئے نصاب توضیح مرام اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تین الہامی دعائیں ہیں۔ چند دعائیں مع ترجمہ پیش ہیں احباب ان میں سے حسب پسند کم از کم تین دعائیں یاد کر لیں۔ یہ سب دعائیں تذکرہ میں مذکور ہیں:۔

۱۔ سبحان اللّٰہ وبحمدہٖ سبحان اللّٰہ العظیم۔ اللّٰھم صلّ علیٰ محمّدٍ و اٰل محمّدٍ۔ (تذکرہ ص ۳۲)
اللہ پاک ہے اور سزاوار حمد ہے۔ اللہ پاک ہے عظیم ہے۔ اے اللہ محمدؐ اور آل محمدؐ پر رحمت نازل فرما۔

۲۔ ربّ لا تذرنی فردًا وانت خیر الوارثین۔ (تذکرہ ص ۱۴۷)
اے پروردگار مجھے اکیلا نہ چھوڑیو اور آپ بہترین وارث ہیں۔

۳۔ ربّ اصلح امّۃ محمّدٍ۔ (تذکرہ ص ۴۷)
اے پروردگار محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کی امت کی اصلاح فرمائیے۔

۴۔ ربّنا افتح بیننا و بین قومنا وانت خیر الفاتحین۔ (تذکرہ ص ۱۴۷)
اے ہمارے رب ہمارے اور ہماری قوم کے درمیان فیصلہ فرما اور تو بہتر فیصلہ فرمانے والا ہے۔

۵۔ یا ربّ انصر عبدک واخذل اعداءک (تذکرہ ص ۱۵۹)
اے پروردگار اپنے بندے کی مدد فرما اور اپنے دشمنوں کو رسوا کر۔

۶۔ ربّنا اغفر لنا انّا کنّا خاطئین (تذکرہ ص ۲۱۵)
اے ہمارے رب ہمیں بخش دے ہم گنہگار ہیں۔

۷۔ یا حیّ یا قیّوم برحمتک استغیث (تذکرہ ص ۳۴۳)
اے حی اور قیوم خدا میں تیری رحمت کا طلب گار ہوں۔

۸۔ ربّ زدنی علمًا (تذکرہ ص ۳۸۹)
اے رب میرے علم کو بڑھا۔

۹۔ اشفنی من لدنک وارحمنی (تذکرہ ص ۶۰۳)
مجھے اپنی جناب سے شفا عطا فرما اور مجھ پر رحم کر۔

۱۰۔ ربّ اجعلنی غالبًا علیٰ غیری۔ (تذکرہ ص ۲۷)
پروردگار مجھے میرے غیر پر غالب کر۔

(قائد تعلیم مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

تشخیص بجٹ انصار اللہ برائے سال ۱۹۷۰ء

مجلس کا مالی سال یکم جنوری ۱۹۷۱ء سے شروع ہو رہا ہے تمام مجالس کو نئے سال کا بجٹ تشخیص کرنے کے لئے بجٹ فارم بھجوائے جا چکے ہیں جن مجالس کو یہ فارم تاحال نہ ملے ہوں وہ مرکز سے منگوا لیں اور ان فارموں کو بعد تکمیل جلد تر مرکز میں بھجوا کر ممنون فرماویں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(قائد مال انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴